متولیان وقف حسین آباد سے خطاب

شاعر انقلاب جناب جوش ملیح آبادی مرحوم

سن سکو تو چند نالے ہیں دل برباد کے
مشعلوں کی جگمگاہٹ کا ہوا کرتا ہے شو
وہ اوداس اور تشنہ و راتیں سر جوئے فرات
جن کی رو میں درھم و برھم تھا عالم کا نظام
جن کی ہلچل سے تلاطم تھا دل آفاق میں
جن کی عظمت کو منور کر رہے تھے دل کے داغ
پرفشاں تھے جن کے سناٹے جرس کے واسطے
مشعلوں میں جس جگہ خون شہیداں کا ہو رنگ
کیا حمیت ہے کہ اپنوں کے لئے ہو روک تھام
بزم عصمت میں سر آنکھوں پر لیا جائے گناہ
منعقد ہو جشن اشکوں کی بھری برسات میں
یہ تملق یہ خوشامد یہ زبوں اندیشیاں
باب شیون پر کھلے موج تبسم کا علم
کشتی صہبا چلے اہل وفا کے خون میں
دیدہ ناہید ہو جس بزم میں افسانہ گو
اغہائے دل میں کھولا جائے میخانہ کا باب
چنگ وبربط کا تسلط ہو دیار آہ میں
دیدۂ عشرت اٹھے مجروح لاشہ دیکھنے
ذکر اس کا آئے محفل میں غزل خوانی کے ساتھ
لشکر شادی سے ہو پامال غم خانے کی خاک
ہو خرام عیش سے سبزے کی صورت پائمال
جوئے خوں پر اور پیراکی کا میلا الحذر
رونے والوں کو عطا بار خدا ادراک ہو

اے گرامی ممبرو! وقف حسین آباد کے
ہر محرم کی نویں اور آٹھویں تاریخ کو
جن کے سناٹے کے اندر گم تھی روح کائنات
جن کی خاموشی میں تھا غلطاں شہادت کا پیام
جھلملاتی تھی وفا کی شمع جن کے طاق میں
گل ہوا تھا جن کی آندھی سے مدینے کا چراغ
تم نے ان راتوں کو چھانٹا ہے ہوس کے واسطے
سیر کرنے کو بلائے جائیں واں اہل فرنگ
روپ میں بھی غیر کے آئے کوئی تو اذن عام
مقبرے کو اور بنائے آسماں تفریح گاہ
دعوت حرف وحکایت زلزلے کی رات میں
غمکدہ مسلم کا اور نصرانیوں کا بوستاں
خون کے قطروں پہ ہوں ارباب عشرت کے قدم
آخری ہچکی بھری جائے گراموفون میں
اس جگہ دی جائے دعوت فتنہ مرّیخ کو
قہقہے ہوں آنسوؤں کی انجمن میں باریاب
اہل ماتم لاش کو رکھیں نمائش گاہ میں
ہنسنے والے آئیں رونے کا تماشا دیکھنے
ذہن میں آتا ہے جس کا نام قربانی کے ساتھ
غازۂ رنگیں بنائی جائے پروانے کی خاک
غم کی دارائی بساط سوگواری کا جلال
غیرت اسلام تجھ کو کھا گئی کس کی نظر
یہ نہیں تو صور پھنک جائے کہ قصہ پاک ہو